20327 ـ اسلام سےمرتد ہونےوالے کو قتل کیوں کیا جاتا ہے

سوال

غيرمسلم ہونےکےباوجود ميں آپ کےعقيدہ سے بہت محبت رکھتا ہوں، ليکن ميرے ليے يہ سمجھنا مشکل ہے کہ کسي شخص پرصرف ايك بات کہنے کي بنا پرہي موت کا حکم لگاديا جائے ميري مراد سلمان رشدي ہے، ميرا اعتقاد ہے کہ انسان ہونے کےناطے ہميں کوئي حق نہيں پہنچتا کہ اس طرح کےحکم جاري کرتے پھريں، اس طرح کےمعاملات ميں صرف اللہ تعالي ہي حکم کرنے والا ہے .

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

يہ سوال ارسال کرنے اور آپ کا ہمارے عقيدہ سے محبت کرنےاور اس کا جواب معلوم کرنے کي حرص وخواہش رکھنے پرہم آپ کا شکريہ ادا کرتےہيں، لھذا ايك قاري اور زائر اور استفادہ کرنے پر ہم آپ کو خوش آمديد کہتےہيں.

اے سائل: دين اسلام سے صريح محبت نے اور پسنديدگي نے ہميں آپ کےليٹر کوبہت دير تك ديکھنےپر مجبور کيا، ہمارے اور آپ کےليے يہ بہت بڑي خوشي ہے، ہميں تواس لحاظ سےخوشي کہ ہمارے دين کا آپ جيسے اشخاص تك پہنچنا جوحق کي تلاش ميں سرگرداں رہتےہيں، اوراسي چيز کي خبر ہميں ہمارے نبي صلي اللہ عليہ وسلم نےدي ہے کہ يہ دين کرہ ارض کےکونے کونے تك پہنچےگا.

تميم داري رضي اللہ تعالي عنہ بيان کرتےہيں کہ ميں نےرسول کريم صلي اللہ عليہ وسلم کويہ فرماتےہوئےسنا :

(يہ معاملہ (دين اسلام) وہاں تك پہنچےگا جہاں تك دن اور رات پہنچيں ہيں، اللہ تعالي کوئي کچا يا پکا مکان نہيں چھوڑے گا مگراس ميں يہ دين عزت والے کي عزت يا ذلت والے کي ذلت کےساتھ ضرور داخل کرےگا ايسي عزت کہ اللہ تعالي اس کےساتھ اسلام کو عزت دےگا اور ايسي ذلت کہ اس کےساتھ کفر کوذليل کرےگا) مسند احمد (16344) علامہ الباني رحمہ اللہ تعالي نے السلسلۃ الصحيحۃ (3) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

اور آپ کي نسبت سے ہم يہ کہيں گےکہ آپ کا اس دين کوپسند کرنا اور اس پر خوشي کا اظہار اس دين حنيف کےلائے ہوئے طريقہ اور احکام کو جاننے کا سبب بنے جوکہ فطرت سليمہ اور صحيح اور مستقيم عقول کےموافق ہے، لھذا ہم آپ کويہ نصيحت کرتےہيں کہ آپ ہرقسم کي خود غرضي اور تعصب سے خالي ہو کر اسلامي تعليمات کا

غور سے مطالعہ کریں .

اور اسلام کےمتعلق آپ اسي ويب سائٹ پر مندرجہ ذيل سوالوں کے جوابات کا مطالعہ کرسکتےہيں :

مثلا: (219) اور (21613) اور (24756) اور (10590) کےجوابات ضرور ديکھيں.

اور آپ کا يہ کہنا کہ: صرف کلام کرنے کي بنا پرہي کسي شخص پر موت کا حکم صادر کرنےکا حکم سمجھنا مشکل ہے.... ميرا اعتقاد ہے کہ انسان ہونے کےناطےاس طرح کا فيصلہ صادر کرنا ہمارا حق نہيں بلکہ يہ حق صرف اللہ تعالي کا ہے وہي ہے جواس طرح کےمعاملہ ميں فيصلہ کرنےوالا ہے.

آپ کي يہ کلام بالکل صحيح ہے کيونکہ کسي ايك کےليے بھي يہ جائز نہيں کہ وہ کتاب اللہ اور رسول صلي اللہ عليہ وسلم کي سنت سے دليل کےبغير کسي شخص پر موت کا حکم لگائے .

کسي کلمہ کي بنا پر قتل کا حکم علماء اسلام کےہاں ارتداد کےنام سے موسوم کيا جاتا ہے ، لھذا ديکھنا يہ ہے کہ ارتداد کيا ہے اور کسے مرتد کہا جاتا ہے؟

اور کوئي شخص کس چيز کےارتکاب سے مرتد ہوگا؟

اور مرتد کا حکم کيا ہے؟

ذيل ميں ہم ان تين سوالوں کاجواب تلاش کرنے کي کوشش کرتےہيں :

اول : ارتداد :

مسلمان کا قول صريح کےساتھ کفر کرنا، يا کوئي ايسا لفظ بولنا جوکفر کا متقاضي ہو، يا پھر کوئي ايسا فعل سرانجام دينا جوکفر کواپنے ضمن ميں ليےہوئے ہو.

دوم : ارتداد کس چيز سے ہوگا؟

ارتداد والے امور چار اقسام ميں منقسم ہوتےہيں:

ا ـ اعتقادي ارتداد، مثلا اللہ تعالي کےساتھ شرك کرنا، يا اللہ تعالي کا انکار کرنا، يا پھر اللہ تعالي کي ثابت شدہ صفات ميں سے کسي صفت کي نفي کرنا، يا اللہ تعالي کي اولاد ثابت کرنا، لھذا جوکوئي بھي ايسا عقيدہ رکھے وہ مرتد اور کافر ہے.

ب ـ اقوال كےساتھ ارتداد:

مثلا اللہ تعالي كوگالي نكالنا يا پھر رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم كو گالي دينا .

ج ـ افعال كےساتھ ارتداد :

مثلا قرآن مجيد كو گندگي والي جگہ پر پھينكنا، اس ليے كہ ايسا كرنا كلام اللہ كي توہين اور اس كي عدم تصديق ہے، اور اسي طرح بت يا سورج اور چاند كوسجدہ كرنا .

د ـ ترك كرنےكےساتھ ارتداد :

مثلا سارے ديني شعائر كوترك كرديا، اور ديني احكام پر عمل كرنے سے كلي طور پر اعراض كرنا.

سوم :

مرتد كا حكم كيا ہے؟

جب كوئي مسلمان مرتد ہوجائےاور اس ميں مرتدہونےكي ساري شروط پائي جائيں يعني وہ عاقل بالغ اور بااختيار ہوتواس كا خون مباح ہے، اورامام المسلمين يعني مسلمانوں كا حكمران يا اس كا نائب مثلا قاضي اسے قتل كرے گا، ايسے شخص كي نہ تونماز جنازہ پڑھي جائيگي اور نہ ہي وہ مسلمانوں كے قبرستان ميں دفنايا جائےگا.

مرتد كوقتل كرنے كي دليل مندرجہ ذيل فرمان نبوي ہے:

رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم نےفرمايا: (جواپنےدين كوبدل لے اسے قتل كردو) صحيح بخاري حديث نمبر (2794) .

اس حديث ميں دين سے مراد دين اسلام ہے يعني جومسلمان شخص اپنا دين بدلے.

اور ايك روايت ميں رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

(كسي مسلمان شخص كا خون حلال نہيں جويہ گواہي ديتا ہو كہ اللہ تعالي كےعلاوہ كوئي معبود برحق نہيں اور ميں اللہ تعالي كا رسول ہوں، ليكن تين اسباب كي بنا پر اس كا خون حلال ہے : جان كےبدلےجان، اور شادي شدہ زاني، اور اپنےدين كوترك كركےجماعت سےعليحدہ ہونےوالا) صحيح بخاري حديث نمبر(6878) صحيح مسلم حديث نمبر (1676)

ديكھيں: الموسوعة الفقهية (22 / 180)

اس سے سائل كےليے يہ واضح ہوا كہ مرتد كوقتل كرنا اللہ تعالي كےحكم كي بنا پرہے اس ليے كہ اللہ تعالي نے ہميں رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم كي اتباع وپيروي اور اطاعت كرنےكا حكم ديتےہوئےفرمايا ہے:

اور اللہ تعالي كي اطاعت كرو اور رسول كريم صلي اللہ عليہ اور اپنے ميں سے اولي الامر كي اطاعت كرو

اور رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم نے ہميں مرتد كوقتل كرنے كا حكم ديا ہے جيسا كہ اوپر كي سطور ميں رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم كا فرمان (جواپنا دين بدل لے اسےقتل كردو) گزر چكا ہے .

اس مسئلہ ميں آپ كوراضي ہونےكےليے وقت كي ضرورت ہے كچھ وقت اس صرف ہوگا اور پھر اس ميں آپ كو غوروفكر اور تامل سےكام لينا ہوگا، ہوسكتا ہے آپ ايسے مسئلہ ميں غوروفكر كريں اور سوچيں كہ ايك شخص حق كي پيروي كرتا اور حق ميں داخل ہوتا اور اس دين حق اور صحيح دين كواختيار كرتا ہے جواللہ تعالي نےواجب قرار ديا ہے اور پھر يہ دين اختيار كر لينے كےبعد ہم اسے يہ اجازت دے ديں كہ مكمل سھولت كےساتھ جب چاہے وہ ايسي كفريہ كلام كرے جواسے دين سے ہي خارج كردے اور وہ اللہ تعالي اور اس كےرسول صلي اللہ عليہ وسلم اور اس كتابوں اس كےدين اسلام كےساتھ كفر كا ارتكاب كرتا پھرے اور اسے كوئي سخت اور شديد قسم كي سزا نہ دي جائے جواسے اس كا سے باز ركھ سكے، تواس كا اس پر اور اس دين ميں داخل ہونےوالے دوسرے اشخاص پر اس چيز كا كيسا اثر ہوگا؟ .

كيا آپ ديكھتےنہيں كہ اس شخص نے اس دين صحيح جس كي اتباع واجب ہے كوايسي دوكان يا جگہ بنا ليا جس ميں كوئي شخص جب چاہے داخل ہو اور جب چاہے نكل جائے، اور ہوسكتا ہے دوسروں كوبھي حق ترك كرنے پر ابھارے.

پھر يہ ايسا شخص نہيں كہ جونہ توحق جانتا ہو اور نہ اس نےحق پر عمل كيا اور عبادت كي، بلكہ يہ توايسا شخص ہے جس نے حق پہچانا اور اس پر چل اور دين اسلام كے شعائر پر عمل كيا اور عبادات بھي كرتا رہا، تويہ سزا اس سزا سے بڑي نہيں جس كا وہ مستحق تھا، بلكہ اس طرح كا قوي حكم تو صرف اسے شخص كےليے ديا گيا ہے جس كي زندگي كوئي فائدہ نہيں اس ليے كہ اس نےحق جاننےاور پہچان لينےاور دين اسلام كي اتباع كرنے كےبعد اسے ترك كيا اور اس سے عليحدہ ہوگيا، تواس شخص سے برا اوركونسا نفس ہوگا.

جواب كا خلاصہ يہ ہےكہ:

اللہ تعالي نےاس دين اسلام كو نازل فرمايا اور فرض كياہے، اورجوشخص اس دين اسلام كو قبول كرنے كےبعد اس سے عليحدہ ہو جائے اسے قتل كرنے كا حكم بھي اللہ تعالي نے ہي ديا ہے، يہ حكم مسلمانوں كي سوچ اور افكار اور

ان كي تجاويز اور اجتهاد نہيں، جبكہ معاملہ اسي طرح ہے اور ہم نے اللہ تعالي كو رب اور الہ مان ليا اور تسليم كرليا ہے تو پھر اللہ تعالي كے حكم كي اتباع اور پيروي ضروري ہے.

اللہ تعالي ہميں اورآپ كو وہ كام كرنے كي توفيق عطا فرمائے جواسے پسند ہيں اورجن سے وہ راضي ہوتا ہے، ہم ايك بار پھر آپ كا شكريہ ادا كرتے ہيں .

والسلام علي من اتبع الهدي

اور سلامتي اس پر ہے جو هدايت كي اتباع وپيروي كرتا ہے.

واللہ اعلم .